

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

مہیش چند بنام بی۔جنار دھن اور دیگر

4/ دسمبر، 2002

[ایم۔ بی۔ شاہ، ڈی۔ ایم۔ دھرمادھیکاری اور ایس۔ بی۔ سنہا، جسٹسز]

ضابطہ فوجداری کی کاروائی۔ 1973۔ دفعات 200، 203 اور 204۔ ایک ہی حقائق پر دوسری شکایت۔ اس کا علم ہونا۔ فیصلہ: دوسری شکایت دائر کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ صرف غیر معمولی حالات میں ہی قبول کی جاسکتی ہے۔ تاہم، اگر پچھلے معاملے میں مدعی کے خلاف فیصلہ معاملے کے مکمل جائزے پر دیا گیا ہو تو اسے خارج کیا جاسکتا ہے۔

اپیل کنندہ۔ شکایت کنندہ نے جواب دہندہ پولیس حکام کے خلاف ایف آئی آر درج کی جس نے تفتیش کی۔ تاہم، مطمئن نہ ہوتے ہوئے، اپیل کنندہ نے جواب دہندہ تفتیشی افسر کے خلاف مجسماۃ شکایت درج کی کہ فریقین کے درمیان تنازعہ ایک سول تنازعہ تھا اور مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ نمٹانے کی رپورٹ درج کی، جسے قبول کر لیا گیا اور مقدمہ بند کر دیا گیا۔ ناراض اپیل کنندہ نے ایک احتجاجی درخواست دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے دفعہ 200 فوجداری ضابطہ کے تحت دوسری شکایت درج کرائی۔ مدعا علیہ کو سمن جاری کیا گیا۔ مدعا علیہ نے مذکورہ حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے اپیل دائر کی اور عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ پولیس رپورٹ اور احتجاجی درخواست کو مسترد کرنے کے حوالے سے، خود اسی الزامات پر ایک نئی شکایت کو روک دیا گیا ہے۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ دوسری شکایت کو روک دیا گیا تھا کیونکہ دوسری شکایت درج کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔

مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی مجرمانہ شکایت اس کی سابقہ شکایت کی لفظی نقل تھی اور اس معاملے کے پیش نظر جب تک کہ کوئی خصوصی مقدمہ نہیں بنایا جاتا، مجسٹریٹ مجرمانہ توہین پر غور نہیں کر سکتا تھا اور عمل جاری نہیں کر سکتا تھا۔

اپیل کو نمٹانا، عدالت۔

فیصلہ: عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ دوسری شکایت کو مکمل طور پر روک دیا گیا تھا۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ انہی حقائق پر دوسری شکایت درج کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ ایسے معاملے میں جہاں پچھلی شکایت کو کوئی وجہ بتائے بغیر خارج کر دیا جاتا ہے، مجسٹریٹ دفعہ 204 فوجداری طریقہ کار کے تحت۔ اگر کارروائی کے لیے کافی بنیاد موجود ہو تو کسی جرم کا نوٹس لے سکتا ہے اور عمل جاری کر سکتا ہے۔ مستغیث کے خلاف پچھلے معاملے میں اس کے مقدمہ پر مکمل غور کرنے کے بعد فیصلہ دیے جانے کے بعد دوسری شکایت کو خارج کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، انہی حقائق پر دوسری شکایت صرف غیر معمولی حالات میں کی جاسکتی ہے، یعنی، جہاں پچھلا حکم نامہ مکمل ریکارڈ پر یا شکایت کی نوعیت کی غلط فہمی پر منظور کیا گیا تھا یا یہ واضح طور پر مضحکہ خیز، غیر منصفانہ تھا یا جہاں نئے حقائق جو معقول مستعدی کے ساتھ پچھلی کارروائی میں ریکارڈ پر نہیں لائے جاسکتے تھے، پیش کیے گئے ہیں۔ فوری مقدمہ کے حقائق اور حالات میں، معاملہ مجسٹریٹ کو واپس بھیج دیا جانا چاہیے تھا تا کہ اس نتیجے پر پہنچا جاسکے کہ آیا مبینہ جرم کا نوٹس لینے کے لیے کوئی مقدمہ بنایا گیا تھا یا نہیں۔ لہذا، عدالت عالیہ کا حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور معاملہ مجسٹریٹ کو بھیج دیا جاتا ہے۔

[573-ڈی-جی]

پر ماتھانا تھ تعلقہ دار بنام سروج رجن سرکار، [1962] ضمیمہ 2 ایس سی آر 297، پر انحصار کیا۔

منی لال ٹھا کر اور دیگران وغیرہ بنام نروال کشور ٹھا کر اور دیگر، (1985) فوجداری قانون جرنل 437؛ ڈسٹرکٹ منیجر، فوڈ کارپوریشن آف انڈیا ہیمیتیل گڑھ بنام جے شکرمنڈ و دیگر، (1989) فوجداری قانون جرنل 1578 اور بندیشوری پرساد سنگھ بنام کالی سنگھ، [1977] 1 ایس سی آر 125 کا حوالہ دیا گیا۔

مجرمانہ اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی فوجداری اپیل نمبر 1276۔

1999 کی فوجداری درخواست نمبر 591 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 31.8.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے میسرس پی ایس این این ایس ڈیکنی کے لیے پی ایس نرسمہا، انگا بھٹا چاریہ اور سریدھر پی۔

کے رام کرشن ریڈی، کے ماروتھی، مسز کے رادھا، مسز انجانی۔ جواب دہندگان کے لیے آیا گری اور گنٹور پر بھا کر (ایچ پی)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس ایس بی سنہا۔ اجازت دی گئی۔

مستغیث یہاں اپیل کنندہ ہے۔ انہوں نے 19 جولائی 1997 کو جواب دہندہ کے خلاف ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی، جس میں الزام لگایا گیا کہ اس کے ذریعے انجام دیا گیا ایک بیع نامہ اور اعتراف جعلی اور من گھڑت دستاویزات تھے اور جواب دہندہ نے خسرہ نمبرات 100/1 اور 101/1 والی زمینوں میں غلط طریقے سے دخل اندازی کی جو آندھرا پردیش کے ضلع رنگار ریڈی کے سیر لنگمپالی میں واقع ہے۔ فارنسک سائنس لیبارٹری جس کو مذکورہ فروخت کا دستاویز اور اعتراف سائنسی رائے کے لیے مبینہ طور پر 31 اکتوبر 1997 کو اس کی رائے میں بھیجا گیا تھا، نے کہا کہ مذکورہ فروخت کا دستاویز اور اعتراف جعلی دستاویزات تھے۔

تاہم، اس دوران پولیس حکام کی طرف سے کی گئی تحقیقات سے مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے، اس نے جواب دہندہ کے خلاف یہاں ضلع رنگاریڈی کے سروماگر میں ایڈیشنل جوڈیشل فسٹ کلاس مجسٹریٹ، (مغرب اور جنوب) کی عدالت میں فوجداری شکایت درج کی، جس میں تعزیرات بھارتیہ کی دفعات 420، 426، 447 اور 448 کے تحت جرائم کا الزام لگایا گیا۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ فریقین کے درمیان دو دیوانی مقدمے بھی زیر التوا ہیں۔ تاہم تفتیشی افسر معاملے کی تحقیقات کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ فریقین کے درمیان تنازعہ ایک دیوانی تنازعہ تھا۔ وہ اس نتیجے پر بھی پہنچے کہ یہاں اپیل کنندہ نے اعتراف پر عمل درآمد کیا تھا۔ مذکورہ بنیاد پر مقدمہ نمٹانے کی رپورٹ معروف مجسٹریٹ کے سامنے دائر کی گئی تھی۔

یہاں اپیل کنندہ نے 2 ستمبر 1998 کو یا اس کے قریب ایک احتجاجی عرضی دائر کی۔

پولیس کی طرف سے دائر کی گئی مقدمہ نمٹانے کی رپورٹ کو معروف مجسٹریٹ نے قبول کر لیا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر شکایت کا مقدمہ بھی بند کر دیا گیا۔ مذکورہ حکم پر ان کی طرف سے کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا ہے۔

8 نومبر 2002 کو یا اس کے آس پاس، یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے تیسری شکایت درج کی گئی تھی جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 200 کے تحت ہے جس کے بعد جواب دہندہ کو سمن جاری کیے گئے تھے۔

مذکورہ حکم پر سوال اٹھاتے ہوئے جواب دہندہ نے آندھرا پردیش میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے سامنے مجموعہ ضابطہ فوجداری 482 کے تحت درخواست دائر کی جسے 1999 کی فوجداری عرضی نمبر 591 کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔ 31 اگست 2001 کے متنازعہ فیصلے کی وجہ سے، عدالت عالیہ کے ایک فاضل و احد جج نے فیصلہ دیا کہ سی آر میں پولیس رپورٹ کے حوالے سے۔ 1997 کا 29 جولائی 1997 کا نمبر 206 کہ فریقین کے درمیان متنازعہ دیوانی نوعیت کا تھا اور مزید 2 ستمبر 1998 کو یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ احتجاجی درخواست کو مسترد کرنے کے حوالے سے، خود ہی الزامات پر ایک نئی شکایت کو روک دیا گیا تھا۔

اپیل کی حمایت میں اپیل گزار کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر پی ایس نرسمہا، دیگر باتوں کے ساتھ، پیش کریں گے کہ عدالت عالیہ نے مذکورہ نتیجے پر پہنچنے میں ایک واضح غلطی کی ہے کیونکہ دوسری شکایت درج کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں پٹنہ عدالت عالیہ کے منیلا لٹھا کر اور دیگر ان بنام نوال کشورٹھا کر و دیگر، [1985] فوجداری قانون جرنل 437 کے فیصلے اور ضلع منچر، فوڈ کارپوریشن آف بھارت، ٹنیل گڑھ بنام جے شکر مند و دیگر، [1989] فوجداری قانون جرنل 1578 میں اڈیسہ عدالت عالیہ کے ایک فاضل وکیل کے فیصلے پر پختہ انحصار کیا گیا ہے۔

دوسری طرف جواب دہندہ کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل، مسٹر رام کرشن ریڈی پیش کریں گے کہ یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی مجرمانہ شکایت اس کی سابقہ شکایت کی درخواست کی لفظی نقل تھی اور اس معاملے کے پیش نظر جب تک کہ کوئی خصوصی مقدمہ نہیں بنایا جاتا، دانشور مجسٹریٹ مذکورہ مجرمانہ توہین پر غور نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی اس کی بنیاد پر جواب دہندہ پر عمل جاری کر سکتا تھا۔

اس سلسلے میں پرماتھاناتھ تعلقدار بنام سروج رجن سرکار، [1962] ضمیمہ 2 ایس سی آر 297 اور بندیشوری پرساد سنگھ بنام کالی سنگھ، [1977] 1 ایس سی آر 125 پر مضبوط انحصار کیا گیا ہے۔

فاضل وکیل نے ہمارے سامنے مذکورہ شکایت کی درخواست کی ایک مستند کاپی پیش کرنے کی کوشش کی تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ یہ تقریباً سابقہ شکایت کی درخواست کی لفظی نقل تھی۔

اس میں کوئی شک یا تنازعہ نہیں ہو سکتا کہ صرف اس وجہ سے کہ مجسٹریٹ نے حتمی رپورٹ قبول کر لی ہے، وہ خود ہی احتجاج/شکایت کی درخواست پر جرم کانٹوس لینے کے لیے اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنے گا؛ لیکن جو سوال اٹھایا جانا اور اس کا جواب دینا ضروری ہے وہ یہ ہوگا کہ مذکورہ اختیار کو کن حالات میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس سلسلے میں قانون اب غیر فیصلہ شدہ مسئلہ نہیں ہے۔

پرامت ناتھ تعلقدار کے معاملے (اوپر) میں، کمپور، جسٹس نے اپنی طرف سے بات کرتے ہوئے اور ہدایت اللہ جسٹس، جیسا کہ وہ اس وقت تھے، نے مشاہدہ کیا :

”.....ہذا اگر اس نے دفعہ 202، فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت کی گئی انکوائری کے دائرہ کار کے بارے میں خود کو غلط نہیں بتایا ہے، اور عدالتی طور پر اپنے سامنے موجود مواد پر اپنا ذہن لگایا ہے اور پھر اپنا حکم دینے کے لیے آگے بڑھا ہے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے غلط کام کیا ہے۔ دفعہ 203، فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت برخواستگی کا حکم، تاہم، اس پر دوسری شکایت کی تفریح کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ وہی حقائق لیکن اس پر صرف غیر معمولی حالات میں ہی غور کیا جائے گا، مثال کے طور پر، جہاں پچھلا حکم نامہ مکمل ریکارڈ پر یا شکایت کی نوعیت کی غلط فہمی پر منظور کیا گیا تھا یا یہ واضح طور پر مضحکہ خیز، غیر منصفانہ یا احمقانہ تھا یا جہاں نئے حقائق جو معقول مستعدی کے ساتھ، سابقہ کارروائی میں ریکارڈ پر نہیں لائے جاسکے تھے۔ یہ انصاف کے مفاد میں نہیں کہا جاسکتا کہ مستغیث کے خلاف اس کے مقدمے پر مکمل غور کرنے کے بعد فیصلہ دیے جانے کے بعد اسے یا کسی دوسرے شخص کو اللہ دتا بنام کرم بخش، رام نارائن چوبے بنام پانا چند جین، ہنس بائی بنام آنند، دورائی سوامی بنام سبرامنیم میں اس کی شکایت کی تحقیقات کرنے کا ایک اور موقع دیا جانا چاہیے۔ نئی شکایت لانے کے لیے نئے حقائق پیش کرنے کے حوالے سے اپیل کے تحت فیصلے میں خصوصی بیج نے بمبئی عدالت عالیہ یا پٹنہ عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو قبول نہیں کیا جس میں مذکورہ بالا معاملات میں میکلم کی اپنی گئی رائے کا حوالہ دیا گیا تھا، چیف جسٹس قیون ایمپریس بنام ڈولیگو بڈا اس نے دوارکانا تھ منڈل بنام بینما دھاب برجی میں ایک مکمل بیج کے ذریعے تصدیق کی۔ لہذا اس نے فیصلہ دیا کہ ایک نئی شکایت پر غور کیا جاسکتا ہے جہاں واضح غلطی ہو، یا پچھلے حکم میں انصاف کی واضح غلطی ہو یا جب تازہ ثبوت سامنے آئے۔“

جسٹس ایس کے داس نے اقلیتی فیصلہ سناتے ہوئے یہ بھی مشاہدہ کیا :

”اس کے بعد اس سوال پر کلکتہ عدالت عالیہ کی فل بنچ نے دوا کا ناتھ موڈول بنام بسینی مدھاب بزرگی کے معاملے پر غور کیا اور فل بنچ (گھوش، جسٹس اختلاف رائے) نے فیصلہ دیا کہ ایک پریذیڈنسی مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری باب 21 کے تحت قابل سماعت وارنٹ مقدمہ کی دوبارہ سماعت کرنے کا اہل ہے جس میں اس نے پہلے ملزم شخص کو فارغ کر دیا تھا۔ جیسا کہ رپورٹ میں خلاصہ کیا گیا ہے، دلائل میں نیسل رتن سین کے مقدمہ اور مکمل چندر پال کے مقدمہ کا حوالہ دیا گیا تھا، لیکن اس میں ظاہر کردہ رائے کو قبول نہیں کیا گیا۔ سوال سے منٹتے ہوئے جسٹس پرنسپ نے کہا :

”قانون کے تحت مزید کارروائی پر کوئی پابندی نہیں ہے، اور اس لیے، ایک مجسٹریٹ جس کے پاس ایسے حالات میں شکایت کی گئی ہے، وہ دفعہ 200 میں بیان کردہ طریقے سے آگے بڑھنے کا پابند ہے، یعنی شکایت کی جانچ پڑتال کرنے کا، اور جب تک کہ اسے شکایت کی سچائی پر عدم اعتماد کرنے کی وجہ نہ ہو، یا قانون کے ذریعے واضح طور پر تسلیم شدہ کسی اور وجہ سے، جیسے کہ، اگر اسے پتہ چلتا ہے کہ کوئی جرم نہیں کیا گیا تھا، تو وہ شکایت پر جرم کا نوٹس لینے کا پابند ہے، اور، جب تک کہ اسے شکایت کی سچائی پر شک کرنے کی اچھی وجہ نہ ہو، وہ مستغیث کو انصاف دینے کا پابند ہے۔ اپنے گواہوں پر وائے طلبی کرنا اور ملزم کے سامنے ان کی بات سننا۔“

اسی رائے کا اظہار مدراس عدالت عالیہ نے دوبارہ کیا۔ کویمان کٹی اور یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ان ہی حقائق پر دوسری شکایت کی تفریح کے خلاف قانون میں کچھ بھی نہیں ہے جس پر کسی شخص کو پہلے ہی فارغ کر دیا گیا تھا، کیونکہ خارج کرنا بری ہونے کے برابر نہیں تھا۔ اس نظریے کا اعادہ کمریا بنام چننا ناگر میں کیا گیا، جہاں یہ قرار دیا گیا کہ یہ حقیقت کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 203 کے تحت پچھلی شکایت کو خارج کر دیا گیا تھا، دوسری شکایت کی تفریح کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ ہنسبائی سیاجی بنام آندکانو جی میں اس سوال کی جانچ اس موضوع پر کئی ہائی کورٹس کے پہلے فیصلوں کی ایک بڑی تعداد کے حوالے سے کی گئی تھی اور یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ انہی حقائق پر دوسری شکایت کی تفریح کے خلاف قانون میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اسی نظریے کا اظہار رام نارائن بنام پانا چند جین، رامانند بنام شیری اور اللہ دتہ بنام کرم بخش میں بھی کیا گیا تھا۔ ان تمام فیصلوں میں یہ مزید تسلیم شدہ گیا

کہ اگرچہ ایک ہی حقائق پر دوسری شکایت کی تفریح کو روکنے کے لیے قانون میں کچھ بھی نہیں تھا، لیکن دوسری شکایت کی تفریح کے لیے غیر معمولی حالات موجود ہونے چاہئیں جب کہ انہی الزامات پر پچھلی شکایت کو مسترد کر دیا گیا ہو۔ میں ہائی کورٹس کے اس خیال کو قبول کرتا ہوں کہ قانون میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو ان ہی الزامات پر دوسری شکایت کی تفریح کو منع کرتا ہو جب کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 203 کے تحت پچھلی شکایت کو خارج کر دیا گیا تھا۔ میں اس نظریے کو بھی قبول کرتا ہوں کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 204(1) کے تحت مجسٹریٹ کو دی گئی صوابدید کے مناسب استعمال اور ضروری احتیاط کے اصول کے طور پر، انہی الزامات پر دوسری شکایت کی تفریح کے لیے غیر معمولی حالات موجود ہونے چاہئیں؛ دوسرے لفظوں میں، اس بات کی اچھی وجوہات ہونی چاہئیں کہ مجسٹریٹ یہ کیوں سوچتا ہے کہ دوسری شکایت کے ساتھ "آگے بڑھنے کے لیے کافی بنیاد" ہے، جب کہ اسی الزامات پر پچھلی شکایت کو مجموعہ ضابطہ فوجداری 203 کے تحت خارج کر دیا گیا تھا۔

فاضل جج نے سوال اٹھایا کہ وہ غیر معمولی حالات کیا ہوں گے قیون ایمپریس نی بنام ڈولیگو بسٹا داس، (1900) 1 ایل آر 28 کلکتہ 211 میں فیصلوں کا نوٹس لیتے ہوئے، دوبارہ کو یسان کٹی، اے آئی آر 1918، مدراس 494، کمریا بنام چننانا نگر، اے آئی آر (1946)، مدراس 167 اور کئی دیگر فیصلوں کے نتیجے پر جج پہنچے :

"یہ مشاہدہ کیا جائے گا کہ اس طرح طے شدہ امتحان میں غیر معمولی حالات کو تین زمروں میں لایا گیا ہے۔ (1) واضح غلطی، (2) انصاف کی واضح غلطی، اور (3) نئے حقائق جن کے بارے میں مستغیث کو کوئی علم نہیں تھا یا وہ معقول مستعدی سے پیش نہیں کر سکتا تھا۔ مذکورہ بالا تین زمروں میں سے کسی ایک یا زائد کے اندر آنے والے کوئی بھی غیر معمولی حالات امتحان کو پورا کریں گے۔ رام نارائن بنام پانا چند جین میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ غیر معمولی حالات کی ایک مکمل فہرست نہیں دی جاسکی حالانکہ کچھ زمروں کا ذکر کیا گیا تھا۔ ایک نئے زمرے کا ذکر کیا گیا جہاں بر خاستگی کا پچھلا حکم نامہ مکمل ریکارڈ یا شکایت کی نوعیت کی غلط فہمی پر منظور کیا گیا تھا۔ یہ نیاز مرہ شاید ظاہر غلطی یا انصاف کی غلطی کے زمرے میں آتا ہے۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ امتحان مذکورہ بالا فیصلوں کے ابتدائی دور میں طے کیا گیا ہے۔ قیون ایمریس بنام ڈولیگوبند اس واقعی اتنی وسیع ہے کہ بعد کے فیصلوں میں مذکور دیگر زمروں کا احاطہ کر سکتی ہے۔ جب بھی مجسٹریٹ مطمئن ہوتا ہے کہ برعاشی کا پچھلا حکم کسی واضح غلطی کی وجہ سے تھا یا اس کے نتیجے میں انصاف کا خاتمہ ہوا ہے، تو وہ انہی الزامات پر دوسری شکایت درج کر سکتا ہے حالانکہ اس سے پہلے کی شکایت کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 203 کے تحت خارج کر دیا گیا تھا۔

پھر بھی بندیشوری پر ساد کے مقدمہ (اوپر) میں، اس عدالت نے پر متھ ناتھ تعلقدار کے مقدمہ (اوپر) کے موقف کی پیروی کی:-

”..... اب یہ بات اچھی طرح طے ہو چکی ہے کہ دوسری شکایت صرف تازہ حقائق پر یا یہاں تک کہ پچھلے حقائق پر تب ہی جھوٹ بول سکتی ہے جب کوئی خصوصی مقدمہ بنایا جائے۔“

منی لال ٹھا کر کے معاملے (اوپر) میں، پٹنہ عدالت عالیہ کی ڈویژن پنچ اس سوال سے متعلق تھی کہ کیا ایک مجسٹریٹ پولیس کی طرف سے درج کی گئی حتمی رپورٹ کو قبول کرنے کے بعد بھی کسی شکایت پر جرم کا نوٹس لے سکتا ہے یا اسی طرح کے الزامات پر احتجاجی درخواست؛ جس کا جواب ہاں میں دیا گیا تھا۔

وہ سوال جو یہاں غور و فکر کے لیے پیدا ہوا ہے نہ تو اس میں پیدا ہوا اور نہ ہی اس کی تشہیر کی گئی۔

جے شکرمد کے معاملے میں، اڑیسہ عدالت عالیہ کو دوبارہ یہاں اٹھائے گئے سوال پر غور کرنے کا کوئی موقع نہیں ملا۔ عدالت نے فیصلہ دیا:

”..... اگرچہ ایک احتجاجی پٹیشن شکایت کی نوعیت کی ہوتی ہے، لیکن یہ ریجسٹر پولیس کی طرف سے پہلے سے کی گئی تحقیقات کے حوالے سے ہے جس کا اختتام حتمی رپورٹ میں ہوتا ہے اور چونکہ منجر سے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 202 کے تحت پختہ تصدیق پر جانچ نہیں کی گئی تھی، اس طرح ملزم کو کوئی غیر قانونی یا جانبداری نہیں ہوا تھا۔ اگر اس طرح کے نقطہ نظر کو قبول کر لیا جاتا

ہے اور اس طرح کے نقطہ نظر کو قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، تو اس خاص معاملے میں ضروری نتیجہ یہ ہوگا کہ احتجاجی عرضی جو درخواست گزار کی طرف سے دائر شکایت کی درخواست کی نوعیت کی ہے، ویکچیلنس پولیس کے ذریعے قائم اور تفتیش کیے گئے مقدمہ کے سلسلے میں جاری رہے گی۔“

طے شدہ قانونی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ دوسری شکایت کو مکمل طور پر روک دیا گیا تھا۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ انہی حقائق پر دوسری شکایت درج کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ ایسے معاملے میں جہاں پچھلی شکایت کو کوئی وجہ بتائے بغیر خارج کر دیا جاتا ہے، مجسٹریٹ دفعہ 204 فوجداری طریقہ کار کے تحت کسی جرم کا نوٹس لے سکتا ہے اور اگر کارروائی کے لیے کافی بنیاد ہو تو عمل جاری کر سکتا ہے۔ جیسا کہ پرمتھانا تھ تعلقدار کے مقدمہ (اوپر) میں کہا گیا ہے کہ مستغیث کے خلاف پچھلے معاملے میں اس کے مقدمہ پر مکمل غور کرنے کے بعد فیصلہ دیے جانے کے بعد دوسری شکایت کو خارج کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، انہی حقائق پر دوسری شکایت صرف غیر معمولی حالات میں کی جاسکتی ہے، یعنی، جہاں پچھلا حکم نامہ مکمل ریکارڈ پر یا شکایت کی نوعیت کی غلط فہمی پر منظور کیا گیا تھا یا یہ واضح طور پر مضحکہ خیز، غیر منصفانہ تھا یا جہاں نئے حقائق جو معقول مستعدی کے ساتھ پچھلی کارروائی میں ریکارڈ پر نہیں لائے جاسکتے تھے، پیش کیے گئے ہیں۔ اس معاملے کے حقائق اور حالات میں، اس معاملے کو اس نتیجے پر پہنچنے کے مقصد سے اسکا لرمجسٹریٹ کو واپس بھیج دیا جانا چاہیے تھا کہ آیا مبینہ جرم کا نوٹس لینے کے لیے کوئی مقدمہ بنایا گیا تھا یا نہیں۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر، عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ معاملہ اب اسکا لرمجسٹریٹ کے پاس واپس جائے گا جو اس معاملے پر پہلے کیے گئے مشاہدات کی روشنی میں نئے سرے سے غور کرے گا۔

اس طرح یہ اپیل نمٹ جاتی ہے۔ مقدمہ کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

این ہے۔

ایبیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

